(نام کتاب/ وفا کے راستے)

۱-انتشاب

ان شاھینوں اور شہداء کے نام جس نے اس جدید ٹیکنا لوجی و ایٹمی دور میں ہر قسم جدید اسلحہ سے لیس سپر پاور امریکہ سمیت تقریبا دنیا کی (نیٹو) کے ۵۰سے زائد ممالک کو افغانستان کے دشتوں و سنگلاخ پہاڑوں ناکو چنے چپھوائے اور ۲۲سالہ جنگ وجدل کے بعد بے سروسامانی اور اللہ تعالی کی قوت کا ملہ اور ایمانی،تقوا سے ڈٹ کر افغانستان سے نکلنے پر مجبور کیا-

اورجہاد فی سبیل اللہ وقتال فی سبیل اللہ میں پوری دنیا سے مجاہدین نے اپنے ممالک و گھرانوں کو خیرباد کہہ کر ھجرت کی اور افغانستان کی سرزمین کو اپنے خون سے سیراب کر کے امریکہ و نیٹو کی افواج کو بھگایااور دنیا کے ان ممالک اور دنیا کے وسائل ہر یقین رکھنے والو کو بتا دیا- کہ ایک قوت اللہ تعالی کی موجود ھے- جو کوئی بھی مخلوق انکی مقابلہ نہیں کر سکتی-کسی کے وھم وگمان بھی نہ تقا اور آخرکار ان شاھینوں کے ہاتھوں امیرامؤمنین ملا محمد عمرمجاہد رحمہ اللہ-امیرالمؤممین ملا منصیوں رحمہ اللہ و امیرالمؤممین شیخ ھہبت اللہ حافظہ اللہ کی قیا دت میں ،امارت اسلامی افغانستان قائم کی اللہ تعالی امارت اسلامی کے مئولین کو شریعت کے تحت بمعہ عوام الناس پابند وعمل پیدا بنائیں-خصوصا پاکستان وپورے دنیا کیلئے شرعی نمونہ بنا ئیں اور قوت آخوت سے نوازیں :--

۲-مؤقف مؤلف وپیش لفظ

ایسا کبھی نہیں- کہ افغانستان کی جہاد کی موضوع پر کوئی کتاب لکھی گئی موجود نہیں-دسیوں کتابیں- علماءحق اوردیگر افراد مؤرخین درد دل رکھنے والو نے لکھی میں اور موجود ھے-راقم نے اور بہت ہزاروں افراد نے ان وے فائدہ لیا ھے-چونکہ میرا بھی دل چاہتا تھا-ایک چھوٹا سا کتابچہ قارئین کو پیش کروں-میں کوئی عالم فاضل نہیں ھوں- لیکن حال ھی میں تقریبا ۶۴سال گزاھا ھوں اللہ کرے کہ میرا لا علم کتابچہ کسی فرد یاافراد نوجوانوں کیلئے فائدہ مند ثابت ھوجائے-اس میں میرے بچپن،جوانی،بوڑاھاپااورواقعات- شاھدات تجربات کا ذکر بھی ھوگا اگر میرے قلم سے کوئی ایسے الفاظ یا بعض واقعات تحریر زدھوجائے –جو کہ نازیبا قسم کے ھو یا کسی فرد یا افراد یا سیاسی مذھبی جماعتوں کو اچھے نہ لگے- تو یہ میری ۔ مؤقف ھوگی –کسی کے کل دکھانے کیلئے نہ ھوگی- یہ میرا عقیدہ نہ ھوگا بلکہ میں اللہ تعالی رسول اللہ – آخری کتاب قرآن مجید روز آخرت کی خبراوسزاپر محکم یقین رکھتا ھوں یہ قلم کی نفرش ھوگی نہ قصدا-عمدا-کچھ باتیں صریح حقا ئق پر مبی ھوگی چا ھے کوئی بھی کچھ کہے مذامت محوس نہیں کرونگا-اللہ تعالی میری قلمی نفرتوں کو معاف کردیں اور میری گناھوں کو بھی بخشں دیں اللہ تعالی سے بدست بدعاھوں کہ کتابچہ کو مکمل کرنے کی توفیق وطاقت دیں –میرے لئے پوری امت مسلمہ کیلئے خیر کا ذریعہ بنائیں –

(نوٹ)-چونکہ میں با قا عدہ لکھ وال نہیں اسلئے کتاب کی تحریر میں ربط کافی کم ھوگی –حقا ئق وواقعات اوقا ت آگے پیچھے ھو سکتے ہیں

۲۶ذوالحجہ ۱۴۴۴

بمطابق – ۱۵مولائی ۲۰۲۳

(مصنف(شاھین افغانی))

تحریک پاکستان

۴۰کی دہاٰٗئی میں متحدہ ھندوستان کے مسلمانوں نے علحدہ ملک خطےکی ایک پُر امن تحریک کا آغاز کیا۔ جسمیں چند مخلص قائدین کے نام شامل ھیں جیسا کہ متحدہ ھندوستان پر تقریباً برٹش بطانیہ ۳۰۰سو /یعنی ۳صدیوں سے حکومت کررھےتھے اور زیادہ تر اھم عہدوں پر ھندوفائز تھے۔ اور بہت کم عہدوں پر مسلمان بھی تھے جو کہ نہ ہونے کے برابر تھے۔ لیکن یہ دونوں قومیں انگریزوں کے وفادار ایجنٹ تھے۔ھندووں کی نہ اپنے دھرم سے اور مسلمانوں کی اپنے مذھب اسلام سے محبت سروکار تھی۔ پُرامن تحریک کے قائدین میں مولانا محمد علی جوہر مرحوم ۔مولانا رحمت علی مرحوم۔حاجی محمد آمین ترنگزئی۔عبدالغفار خان (عرف باچہ خان) جیسے اور تاریخ میں تحریر ھے۔ کہ یہ مسلمانوں کا الگ ملک علامہ اقبال کا خیال تھا اور خواب تھا۔ تاکہ مسلمان ھند اس ملک میں قرآن وسنت کے مطابق زندگی گزار سکیں اور جسمیں کامل شریعت نافزہو۔ اس خیال وخواب سے مولا نا سید ابولاعلی متفق تھے اور علامہ اقبال کو ملاقات کا عندیہ بھی دیا تھا۔ علامہ اقبال اور مولا نا دہلی میں مقیم تھے۔ لیکن افوسوس کہ یہ ملاقات علامہ کی بیماری شدید سے نہ ہوسکی اور علامہ اقبال وفات پاگئے چونکہ یہ تحریک انگریز گورنمنٹ کے خلاف چل رہی تھی اور انگریز ایسٹ انڈیا کمپنی تجارت کی غرض سے آئے اور اصل میں متحدہ ہندوستان پا اپنا قبضہ جمانا تھا اور ھندووں اور مسلمانوں میں موجود انکے ایجنٹوں کے ذریعے سو فیصد کا میابی ملی اور تقریباً تین صدیاں کم وبیش حکومت کرتے رھے۔ جیسا کہ انگریزوں کا پختہ طریقہ کار تھا اور دنیا کے بہت سے ممالک پر قابض ھوچکے تھے۔ انگریزوں کے خلاف تحریک میں دو اپنے قائدین تھے۔ ایک باچہ خان جو کہ بدستور شامل رھے اور مؤقف ایک علیحدہ خطہ صدف پختون قوم کیلئے آزاد کرنے کے قائل تھے۔ مولانا سید ابولاعلی کا موقف الگ تھا۔وہ تو متحدہ ہندوستان کے قائل تھے۔ اور کہتے اگر ایسا ایک ملک پاکستان بن گیا۔ تو ان کے عوام اور خواص کا حال ایسا ہوگاکہ علامہ اقبال پر سیلاب آجائے اور چھوٹے بڑے جانور ایک پہاڑنُما ٹھیلے پر چڑھ جائے۔تا کہ سیلاب کے ڈوبنےسے بچے جائے چند دن رھتے ھوئے اس ٹھیلے پر کھانے کے تمام اسباب ختم ھوجائے اور پھر بڑے جانور اپنے پیٹ بھرنے بھوک مٹانے کیلئے چھوٹے جانوروں کے کھانے پر لگ جائیں۔ اب غور کریں۔ تو پاکستان کا وھی حال ھے جو مولانا ماحوم نے بتایا تھا۔ کوئی فرد یا قارئین کے خیال و گمان اس پر نہ جائیں۔ کہ رقم بھی کسی سیاسی یا سیاسی مذہبی جماعت ۔پارٹی سے تعلق ھے۔ میں ایک آزاد مسلمانان ھند اور اپنی ایک موقف رکھتاھوں ۔ اسکے علاوہ حاجی محمد آمین ترنگزئی جو کہ ایک بڑے عالم بھی تھے۔ وہ سیاسی بنیادوں پاملک بنانا یا آزادی نہیں چاہتے بلکہ انکا موقف تھا کہ انگریزوں کی حکومت ھے اور کسی بھی مسلمان کا نماز جمعہ ادا نہیں ھو جاتے اگر ادا بھی کتے اور نیک اعمال نماذیں وغیرہ قبول کے لائق نہیں جب تک انگریزی حکومت سے چٹھکارحاصل نہ ھو۔ مسلمانوں پر انگریزوں کے مظالم برداشت نہیں کرتے۔ تو ایک مسلح جہادی تحریک کی بنیاد ڈالی۔ اور مسلح جہاد شروع کیا۔ پر آمن تحریک میں باچہ خان حاجیؒ کے ساتھ تھے لیکن جہادی تحریک کی آغاز کے بعد ان علحدہ ہوئے اور مہاتما گاندہی کی تحریک کا نگریس میں جاملے اور دونوں کا نظریہ عدم تشدد پر مبنی تھا باچہ خان کی تحریک کا نام خدائی خدمتگار تحریک۔ اس نظریہ تحت گاندھی نے بھی اور باچہ خان نے انگریزوں سے کافی مراغات وصول کرتے ھیں انکے اولاد انگریزوں کے زمانے بھی برٹش برطانیہ میں تعلیم حاصل کررھے تھے اور آج تک یہ سلسلہ جاری ھے ۔ میرے ایک قریبی دوست ھیں اس مجھے چند سال قبل بتایا تھا۔ کہ میں وھی کتابیں پڑھی جو کہ اس کتابوں میں باچہ خان کے خاندان۔ مسلم لیگ وغیرہ کے بغض قائدین کے خاندانوں کا ذکر اسطرح کے حوالوں سے تحریر ھیں۔ جو کہ آج پاکستان میں ھم پر حکومتیں کررھے ھیں اور ساری انگریزوں کے ایجنٹ ھیں۔ جو کہ آج پاکستان میں ھم پر حکومتیں کررھے ھیں اور ساری انگریزوں کے ایجنٹ نیں بغض امریکہ ۔روس۔انڈیاں۔یورپ بھی بغض ممالک کے ایجنٹ ہمارے سیاست دانوں میں پائے جاتے ھیں۔ جو غریب لا چار بے اسرا عوام کی خون چوسنے میں بر سرپیکار رھے۔ لیکن ھمارے عوام کے دھشت خوف اور گندھو چکی ھیں اور انکے پیچھے چپھےآنکوں چل رھے ھیں۔ ححتھھکاجل

اگر چہ باچہ خان – ظاہرسے پختوں قوم کی بات کرتے اور نظریہ عدم تشدد پر مبنی تھا لیکن اس کو دیکھئے اور غور کیجئے – کہ کیا واقع ایسا تھا –قیام پاکستان کے بعد صوبہ سرحد موجود (صوبہ خیبر پختون خواہ) میں علحیدہ ایک خود مختار ریاست پختونستان کی تحریک کا آغاز کیا- خدائی خدسنگار تحریک کا نام بدل کر نیشنل عوامی پارٹی رکیا- اس تحریک میں محمود خان صوبہ بلوچستان ان جیسے اور رہنماء قوم پرستی کے قائل تھے اور تھے بھی قوم پرست باچہ خان کے تحریک میں شامل رھے- صوبہ سندھ میں الگ قوم پرستی کی تحریکیں چل رھی تھے – اور جب روس نے (۱۹۹۰)کی دہائی میں افغانستا ن پر جارحیت کی –تو عدم تشدد کا نظریہ رکھئے والے پاکستان وھندوستان تحریکیں روس کے ساتھ کمر بستہ ھوگئی اور خصوصا باچہ خان کی تحریک ---- عدم تشدد پر یقین رکھتے ھوئے روسی جارحیت ھو جائز سمجھا- بلکہ یہاں تک پاکستان کے عوام خصوصا پختونوں میں نوجوںو میں ذھن سازی کا ٹھیکہ لیا- اور کافی تعلیمی اداروں میں کو کمیومسٹ بننے کے لئے آمادہ کیا اور اور تعلیمی اداروں میں (----) پختون سٹوڈنٹس فیڈریشن /اورڈیموکر یٹک سٹوڈنٹس فیڈریشن جو کمیونسٹ نظریات پر مبنی طلباء تحریکیں تھے- اسطرح ( )ڈیموکرٹیک جمہوری پارٹی بھی وجود میں اور انکے بڑے لوگو اور طلباء کو کا مریڈ کہتے تھے جیسے انگریزوں کے ایجنٹوں کو نائٹ کہلاتے – اور باچہ خان کی نئی تحریک نے تشدد کو جائز کرتے ھوئے عدم تشدد کو خیرباد کہا- اور نظریہ سے نکال پھینکا اسطرح کے --- جیسے پارٹی سوشلزم کے نام پر ۱۹۷۰ سے قبل ذوالفقار علی بھٹو کی قیادت میں وجود پایا- جنرل ضیاءالحق کے دور میں انہی نے الطاف حسین جیسے غدار کی قیادت (---) مہاجر قومی مومنٹ کی بنیاد رکھے اور سپورٹ دی اوربہت سی قوم پر تحریکیں بنی ان تحریکوں کو مسلم لیگ نے دوام بخشا جو کہ منا فقت پر مبنی انگریزوں نے بنائیں تھی- آج تک غیروں کے ایجنٹ ھیں- بھٹو نے پاکستان کو ظلم کی بنیاد پر دولت کیا مشرقی پاکستان پر ان کی اور جنرل یحیٰ خان سی گٹ جوڑ کے ذریعے

پاکستان کی مرتد اور ناپاک فوج جو کہ جنرل ئکا خان اور جنرل نیاذی کی قیا دت پر مبنی تھیں- فوج کش کی اور منگالیوں پر انتہائی مظالم ڈائیں انکے جوانواوربوڑھوں کو شہید کیا لاکھوں خواتین کی غزتیں لوٹیں-۱۹۷۰ کے عام انتخابات میں بھٹو کی ----- نے مغربی موجودہ پاکستان میں -----سیٹیں اپنے نام کئے اور قومی اسمبلی میں براجما ں ھوگئے اور شیخ مجیب الرحمن کی عوامی گیا-جو کہ مشرقی پاکستان میں (ایک بٹھا ایک سو پچاس فیصد) سیٹیں قومی اسمبلی کی جیتی تھیں – پاکستان کے دستور کے مطابق اسمبلی کا پہلا اجلاس اس ہونت میں ھونا تھاجس پارٹی کی نشتیں زیادہ ھو-اوریہ کام بھٹو اور اس مرتد ناپاک فوج نے نہیں ھونے دیا ایک سال کی تحریک نے مشرقی پاکستان سے بنگلہ دیش بنایا اور اگر واقعی شیخ مجیب الرحمن کی تقریریں سن

لی جائیں – تو آپ بھی چپ نہ رھ سکتے کہ ان لوگونے عوام سے گورنمنٹ سے مغربی پاکستان کی جانب سے غیر منصفانہ مبی پر ظلم سلوک کیا جاتا- جسطرح پاکستان صرف پنجاب ھے بلوچستان (خیبر پختون خواہ) (صوبہ بلوچستان ) سے نارواں غیر منصفانہ سلوک ھورھاھے جیسا کہ یہ دونوں صوبہ جات پاکستان کا حصہ نہ ھو- پہلے پہلا شیخ مجیب نے بنگلہ دیش بنایا بھٹو کی گورنمنٹ نے خود پہلےتسلیم کیا- آج بقایا پاکستان کی وجود بھی ایسے منافقیں اور ایجنٹوں کی وجہ سے خطرہ میں ھیں پا کستان کا مطلب کیا لا الہ الاللہ کا وجود ختم ھے اور جو لوگ پاکستان میں مسلح جہاد کے ذریعے اسلامی نظام قائم کرنا چاہتے ھیں – وہ دھشت گرد غیروٖں کے ایجنٹ کہلائے جاتے ھیں انکو شہید کیا جاتا ھے پابند سلاسل ھوتے ھیں مظالم ڈائیں جاتے ھیں انکے بچوں کو بھی شہید کیا جاتا ھے- خواتین کی غزتیں تاتا رھوجاتےھیں-عوام میں بھی اس دھشت کے لوگو کا بھی ان منافقیں لادین (سیکولر) نام مذھبی سیاسی جمہوری پارٹیاں ہاں میں ہاں ملا رھے ھیں – جس کا ذکر بائی نعیم آئینگے-

(مولانا محمد علی جوہر )

تحریک پاکستان چل رھی تھی۔ کہ اسی دوران مولانا رحمت علی جوہر حج مبارک کے عرض سے مکہ معظمہ گئے اور وصیت فرمائی کہ اگر میں فوت ہو گیا تو یہاں پر تدفین کردیں۔ انگریزوں کے غلام خطہ متحدہ ہندوستان نہ لے جائیں اور اسطرح ھوا۔ مولانا بھی ایک قابل شخصیت تھے اللہ تعالی انکی مغفرت فرمائیں اور مولانا رحمت علی متحدہ ھندوستان میں وفات پاگئے اللہ مغفرت سے نوازیں (حاجی محمد آمیں ترنگزئی) نے اپنے معسکرات مہمند ایجنسی میں بنائی اور وہاں ھجرت کی اور اپنا جہاد جاری رکھا مختصر جماعت مجاہدین کی سر فہرستی کرتے رھے اور جتنا بھی ھوسکا کیا اور انگریز اسی خطہ میں موجود تھے ۔ کہ انتقال کرگئے اور مہمند ایجنسی میں مدفون میں اللہ اس کی قبر کو نور سے بھر دیں اور مغفرت کاملہ فرمائیں۔ چونکہ باچہ خان ۔ حاجی صاحب سے علیھدہ ھوئے اور گاندھی جی کی تھریک کانگریس کو پیارے ھوگئے تھے تا موت اپنے ودم تشدد کے فلسفہ پر قائم تھے جو پہلے گزر چکا ھے۔ لیکن اصل میں انکا نظریہ عدم تشدد پر مبنی نہیں تھا۔ انکی نئی تحریک اس پر قائم نہ رھی اور نہ ھے۔ خود اپنی مفادات کیلئے سب کچھ کرنے کے قائل ھیں (جماعت اسلامی ھند) کی بنیاد ۱۹۴۱میں پڑچکی تھی اور موقف بھی میں نے پہلے تحریر کیا ھے۔ چونکہ پہلے سے ایک دعوتی جماعت تھی اور اسی طریقہ کار سے اسلام نظام کے قیام کیلئے کام کرتے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد ایک حصہ ھندوستان میں رھ گیا اور مولانا مودودی خود پاکستان ھجرت کر گئے اور یہان کا کرتے رھے۔ ھندوستای حصہ تو تقریباً۸۰دعوتی ھیں اور بد قسمتی سے پاکستانی حصہ ۱۹۵۶سے لیکر اب تک مغربی جمہوریت میں ایں پنسے ھوئے ھیں ۸۰فیصلہ سیاسی اور ۲۰دعوری برائے نام اھ گیا ھے۔ اب ایک لبرلی آزاد خیال دوسری سیاسی پارٹیوں کی طرح ھو چکے ھیں وہ دستعری جماعت پر عمل کرنا موقود ھوچکاھے۔ جبکہ ایک شمولیتی سیاسی جماعت رھ گیا ھے۔ اگر اس جمہوریت سے نہیں نکلے تو یہ موجودہ سیٹ آپ بھی برباد ھو جائے گا۔

(جمعیت علماء اسلام متحدہ ھندوستان)

یہ تنظیم متحدہ ھند کو سو حصہ نہیں کرنا چاھتے تھے۔کیونکہ وہاں پر (دارالعلوم دیوبند موجودتھا) دیوبندی اکابرین حصہ نمبر۱ جیسے مولانا محمد الحسن (اسیر مالٹا) اور کچھ اور انگریز کے خلاف جہاد کے قائلین نیں سے تھے۔ انگریز کے خالف انتہائی اقدام کرنا چاھتے تھے۔ لیکن بغض علماء اکابر نے ساتھ نہیں دیا۔ انکو انگریزوں نے اپنے ساتھیوں سمیت گرفتار کیا اور کالا پانی میں قید کردیا انکی نعشون کو اللہ قبول کریں اور جو لوگ ان کے متقدین میں سے ھے اب بھی اپنے طریقہ کا پر کار بند ھیں چاھے پاکستان ھو یا ھندوستان افغانستان کی صورت میں آج موجود ھیں

(دوسرا حصہ) تو ھندوستان نیں کانگریس کے ہاں میں ہاں ملا کر انکی تقلید کررھی ھیں اور ملک پرستی کی وباء پھلانے میں لگے ھوئے ھیں اور شاید کچھ لوگو نے حسین اھمد مدنی کے اور تقریر میں پوتے کو جو کہ سعد مدنی کے برخوردار ھے۔ ھندوستانی گورنمنٹ کے حمایت نیں مصرعف ھے ۔ اور تقریر میں کہتے ھیں کہ ھم کسی شریعت کی نفاظ کے قائل نہیں اور اپنے ملک ھندوستان کی دفاع کرینگے اور اس کی خدمت کرینگے حالانکہ انڈیا لحظ سے ایک کافر ملک ھے سیکو لرازم پرآباد ھے اس طرح کا دوسرے حصہ کا (ایک حصہ )جو کہ پاکستانی طاغوتی نظام کی پختگی میں مولانا فضل الرحمن کے سر فہرستی میں (جمیعت علماء اسلام پاکستان)کے نام سے مصروف ھیں ۔ اور اسی مغربی جمہوریت کے پکے علمبردار ھیں اور جماعت اسلامی کی طرح جمہوریت کو اسلامی راستہ منتے ھیں۔ حالانکہ جمہوریت ایک کفریہ راستہ اور الگ نظام کا نفاد چاھتے ھیں۔ جیسے کہ (کیکر کی درخت سے پھولو ں کی اُمید رکتھے ھیں ) اور دونو پارٹیوں نے اپنے تشخیص کو پامال کردیا ھیں اللہ رحم فرمائیںم جمیعت کا تو یہ عدیرہ ھے ۔ کہ اپنی مفادات کیلئے ہر قسم کی سیکولر پاٹی سے اتحاد اور حکومت میں عہدے لینے پر اضافہ ھوتے ھیں ۔ اور عوام وشریعت کا کوئی کیال نہیں رکھتے اور بھول جاتے ھیں اور اسطرح کا حال جماعت اسلامی کا ھے اور یہاں تک مجاہدین کو دوسروں کے اھلکار اور ایجنٹ قرار دیتے ھیں حالانکہ مجاھدین اپنے خون کے نزارنے پیش کرتے ھیں اور اس مرتد ناپاک فوج اور سیکیورٹی فورسز کو خالص مسلمان گروانتے ھیں اور انکے مظالم پر چھپ ساویس اور خاموشی سے رھتے ھوئے لوگو کو فوج کی دفاع پر قائم کرنے میں لگے ھیں۔